بائیسواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 12 نومبر 2005ء بمطابق 9 شوال 1426 ہجری بروز منگل۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	1
2	دعائے مغفرت۔	1
3	چیئرمینوں کے پینل کا اعلان۔	2
	وقفہ سوالات۔	2

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اکیسواں اجلاس مورخہ 12 نومبر 2005 بمطابق بوقت صبح گیارہ بجکر دس منٹ زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

حافظ عبدالملک

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعۡدِلُوۡا اعۡدِلُوۡا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ خَبِيۡرٌ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ۔

ترجمہ: اے ایمان والو۔ خدا کے لئے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِيۡم۔

جناب اسپیکر۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ جی مولانا صاحب

مولانا در محمد برکانی۔ (وزیر) ہمارے صوبائی سالار کے جواں سال بیٹے عبدالصبور وفات پا گئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ دعا کریں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)۔

جناب اسپیکر۔ جی سردار محمد اعظم صاحب۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب حاجی بہرام خان اچکزئی جن کا ہماری پارٹی میں بڑا مقام تھا وفات پا چکے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ اور کوئی ہے تاکہ دعائے مغفرت کی جائے۔ اوکے۔

مولانا در محمد برکانی۔ (وزیر) مولانا عبدالاحد Accident جو میں شہید ہوا تھا اس کے لئے بھی دعائے

مغفرت کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ او کے مولانا صاحب دعائے مغفرت کرائیں۔

(دعا مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر۔ جی۔ پہلے سیکریٹری اسمبلی چیرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

چیرمینوں کے پینل کا اعلان۔

محمد انور لہڑی (سیکریٹری اسمبلی)۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت اسپیکر صاحب نے درج ذیل اراکین اسمبلی کو اس اجلاس کے لیے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

جناب شیخ جعفر خان مندوخیل۔

جناب محمد اسلم خان رئیسانی۔

جناب کچکول علی ایڈووکیٹ۔

مس راحیلہ حمید درانی صاحبہ۔

وقفہ سوالات۔

جناب اسپیکر۔ سردار محمد اعظم موسیٰ خیل اپنا سوال نمبر 523 دریافت کریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل سوال نمبر 523 مورخہ 17 مارچ 2005 کو موخر شدہ

کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع موسیٰ خیل کی عوام کا ذریعہ آمدن، گزر بسر زیادہ تر مال مویشیوں کے پالنے پر ہے مگر ضلع موسیٰ خیل میں مویشیوں کو بیماریوں سے بچاؤ کے لیے کوئی ویٹرنری ہسپتال نہیں ہے اور نا ہی مویشیوں کے فارم کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو وجہ بتلائی جائے؟

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔

ضلع موسیٰ خیل میں امور حیوانات کا ایک عدد ویٹرنری ہسپتال اور (18) ویٹرنری ڈسپنسریاں جانوروں کے علاج معالجے کے لئے عرصہ دراز سے خدمات سرانجام دے رہی ہیں جبکہ جانوروں کے فارم کا تعلق

ضلعی حکومت سے ہے اس سلسلے میں ضلعی حکومت کی توجہ فارم کے منصوبہ کے متعلق دلائی جائے تاکہ منصوبہ پر عمل درآمد ہو سکے۔

جناب اسپیکر۔ جی۔ قدوس صاحب۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر لائیو سٹاک)۔ جناب یہاں مس پرنٹنگ ہوگئی ہے۔ (100) سو کے قریب ڈسپنسریاں ہیں لیکن یہاں پر اٹھارہ لکھا ہوا ہے۔ باقی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ جی سردار صاحب۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ ضمنی۔

جناب اسپیکر۔ تو یہ آپ لوگوں کی اکثر یہ پریشانی ہوتی ہے پرنٹنگ میں غلطیاں ہوتی ہیں آئندہ یہ غلطی نہیں ہونی چاہیے۔ ایک اور بھی صبح مجھے چیمبر میں زیارتوال صاحب نے دکھایا تھا وہ گیلو صاحب کے محکمے کے حوالے سے اُس میں بھی کافی ساری غلطیاں تھیں۔ تو اس قدر آپ اپنے اپنے سیکرٹریوں کو ہدایت کریں کہ وہ صحیح figures دیا کریں۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ اسمیں شاید یہ ذکر ہوگا کہ یہ نئے ہمارے D.G جو آرہے ہیں ابھی posting میں ہیں شاید اُن کو وارننگ ہو کہ اگر آئندہ ایسا ہو گیا تو اُن کے خلاف سخت کارروائی ہوگا اور اس سلسلے میں ہم لوگوں نے جو بھیجے ہیں وہ سارا پچھلی سیشن میں discuss ہوگئے تھے پھر آپ نے کہا میں اپنی طرف سے خود وہ بھیج دوں گا۔

جناب اسپیکر۔ ok اس پر اسمبلی بھی کارروائی کرے گی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر اگر آپ اُس کو دیکھیں کہ صفحہ نمبر دو کی لائن پر سکونت لوکل ڈومیسائل تعلیمی قابلیت یہ بھی question کے جواب میں کہیں نہیں ہے۔ اور تیسری بات جناب میں یہ کرنا چاہتا ہوں اگر آپ دیکھیں گے صفحہ نمبر 4 پر محمد علی لکھا ہوا ہے اُس کی ولدیت نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ کیا ہے؟

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ ولدیت نہیں ہے۔ 56 محمد موسیٰ کی نہیں ہے پھر شعیب اصغر کی 59 پر

نہیں ہے۔ اور پھر جناب۔۔۔

جناب اسپیکر۔ سعادت اللہ کی نہیں ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ تو ایسے بہت سے ہیں کہ اب تک یہاں پر ان کی ولدیت نہیں ہے۔ تو جناب یہ جو list انہوں نے کی ہے دو سال تو ہو گئے ہیں یہ بحال بھی ہو گئے ہیں یہاں تاریخ بھی لکھا ہوا ہے جو notify ہوا ہے۔ 27-1-2005 آج تک ان کی ولدیت کے بارے میں بھی معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ بنیادی کہنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ ہر کام کو rules and regulations کے تحت اگر ہوتا ہے تو تمام چیزیں ٹھیک ٹھاک آجاتی ہیں اور rules اور regulations کو اگر ہم violate کرتے ہیں merit کو violate کرتے ہیں کمیٹیوں کو violate کرتے ہیں تو اس سے پھر اس قسم کے ابہام ہوں گے۔ اور اس کے جواب میں لکھا گیا ہے وزیر اعلیٰ کی سفارش پر فلانے کی سفارش پر فلانے کے کہنے پر ان کو لگایا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ اس پر کوئی وہ نہیں کر سکتا جناب تو اس حوالے سے اس کی روک تھام ہو۔

جناب اسپیکر۔ Next question۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر صاحب Rules and Regulations کا تقاضا یہ ہے کہ اسمبلی میں اگر ایک مرتبہ کوئی Question آئے دوبارہ وہ Question اسمبلی میں نہیں آسکتا ہے۔ جناب کچکول صاحب کا اکتوبر کا Question ہے اسی حوالے سے 911 یہ Question آیا ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب اس کو دوبارہ Question لانے کا۔۔۔

جناب اسپیکر۔ اس کی باری پر پھر یہ آپ point out کریں جب وہ Question کی باری آجائے۔ جی زیارتوال صاحب آپ next question number دریافت کریں۔

سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل۔ نہیں جناب اسپیکر صاحب اس Question پر ہم disucss بھی نہیں کر سکتے ہیں اس کو oint out بھی نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ کچکول صاحب کا Question آیا ہوا

تھا اسی حوالے سے۔ دوبارہ سیشن میں یہ Question آ بھی نہیں سکتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی زیارتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ Question number 111۔

کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل حرمزئی ضلع پشین، بارکھان، موسیٰ خیل اور ژوب کی طرح صوبہ کی تقریباً تمام اضلاع میں لاکھوں خاندانوں کا گزر بسر مال مویشی پالنے پر ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مال داروں میں نئی نسل کی انواع متعارف نہ کرانے کی حکومتی غفلت کی وجہ سے مالدار اپنی اور صوبہ کی آمدنی میں اضافہ کرانے سے محروم ہیں۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے کیا حکومت صوبہ میں آب وہوا کی موزونیت اور مطابقت کے مطابق مال مویشیوں کی نئی نسل متعارف کروانے کے ساتھ مالداروں کو ایجوکیٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر۔ جی کوئی سپلیمنٹری؟

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اگر آپ غور فرمائیں گے میں اسکا جواب آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں (الف) کے جواب میں وہ لکھتا ہے جی ہاں یہ درست ہے۔ اور (ب) کے جواب میں پہلے میں سوال دوہراتا ہوں۔ (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالداروں میں نئی نسل کی انواع متعارف نہ کرانے کی حکومتی غفلت کی وجہ سے مالدار اپنی اور صوبہ کی آمدنی میں اضافہ کرنے سے محروم ہیں۔ جواب میں لکھا ہے نہیں یہ درست نہیں ہے۔ محکمہ مالداروں میں نئی نسل کی انواع متعارف کرا رہا ہے۔ مقامی نسل کی بکریوں کو انگورہ نسل جو کہ اپنی بہتر اونی صلاحیت کی وجہ سے مشہور ہے اسے کراس کرایا جارہا ہے تاکہ مقامی نسل کی جانوروں کی اونی کوالٹی بہتر بنایا جاسکے۔ گوشت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لئے قراقل نسل کو مقامی بھیڑوں سے کراس کرایا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں ابھی تک نسل کشی سے F2 نسل کے جانور حاصل

کیئے جاچکے ہیں۔اور مستقبل قریب میں F3 نسل کی جانور حاصل ہونے کے ساتھ ہی ان مالداروں میں متعارف کرایا جائے گا۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اس میں پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ تو سارا continous اُنہوں نے لکھا ہے۔ کہ کتنا اُنہوں نے کرایا ہے کہاں پر کرایا ہے کس ضلع میں اور اس سے گوشت کی پیداوار کتنی بڑھی ہے۔ اور اُون کی نسل کی جو وہ بات کر رہے ہیں اس سے ہمیں کیا ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ یہ figure ہمیں کہیں بھی نہیں دیئے گئے ہیں۔ اور یہ بھی میں نے سوال پوچھا ہے کہ کس ضلع میں کہاں پر انہوں نے یہ متعارف کروایا ہے تو اسکا جواب نہیں ہے یہ جو F2 نسل ہے کتنی انہوں نے پیدا کی ہے کن کن اضلاع میں ہیں؟ کہاں پر مالداروں کو یہ مہیا کیا گیا ہے؟ تو یہ جناب کاغذی کارروائی تک ہے چونکہ جناب اگر آپ مجھ سے پوچھنا چاہیں گے تو یہ جو ڈیپارٹمنٹس ہیں productive departments جو ہمارے ہیں جس سے صوبے کی آمدنی بڑھتی ہے پہلی بات یہ ہے کہ اس کے لئے بجٹ میں بھی آپ لوگوں نے پیسے نہیں رکھے ہیں چھ سات ڈیپارٹمنٹ جو آپ کے productive ہیں 2.4 ترقیاتی بجٹ کا۔ اب یہاں پر بھی جناب مالداری جیسا کہ یہ مانتے ہیں کہ لاکھوں انسانوں کو روزگار اس سے وابستہ ہے۔ ہمارے اس پورے صوبے میں مالداری۔ اب ہم اسکو develop کرنا چاہتے ہیں۔ develop کرنے کے لئے جناب کہیں پر بھی نہیں لکھا ہے کہ اس ضلع میں ان مالداروں کو یہ چیز مہیا کی گئی ہے۔ تو جناب جب یہ نہیں ہے تو اسکے معنی یہ ہیں کہ ہم وہ کام نہیں کر سکے ہیں۔ ہمارے پاس صرف کاغذ پر لکھنے تک یہ محفوظ ہے۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ سپلیمنٹری ہو رہی ہے یا تقریر ہو رہی ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جی؟

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ تقریر ہو رہی ہے یا سپلیمنٹری ہو رہی ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ تقریر بھی ہوگی سپلیمنٹری بھی ہوگی۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ سپلیمنٹری کریں تاکہ جواب دیدیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ قراقل نسل کی کراس کہاں کہاں کرائے گئے ہیں جواب دیں انکی اورانگورہ نسل کی کراس کہاں کہاں کرایا گیا ہے کس کو مہیا کیا گیا ہے اسکا جواب دیں؟

جناب اسپیکر۔ جی بزنجو صاحب۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ سر جیسے زیارتوال صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر ضلع وار کہاں ہے۔ یہاں پر کہیں نہیں لکھا ہے اس سوال میں ضلع وار۔ انگورہ نسل ہے اسکی اُون بہت اچھی ہے یہ ایک پراجیکٹ شروع ہوا ہے۔ اور ہر ضلع میں ہم لوگوں نے اسکی نسلیں بھجوادی ہیں تا کہ وہاں کے لوکل نسلیں اُن سے اُن کا کراس ہو جائے تا کہ اس کی اچھی اُون آ جائے۔ اور دوسرا یہاں پر قراقرم کا کہہ رہے ہیں وہ یہاں پر research ہو رہی ہے۔ اس کی ابھی تک F2 آئی ہوئی ہے۔ اگر F3 آ جاتی تو اسکو مالداروں میں متعارف کرایا جائے تا کہ اس کا گوشت کے جو پیداوار ہے وہ اچھی اور صحیح دیدیں۔

جناب اسپیکر۔ جی زیارتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اگر آپ دیکھیں گے جزو کے جواب میں۔ (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے کیا حکومت صوبہ میں آب وہوا کی موزونیت اور مطابقت کے مطابق مال مویشیوں کی نئی نسل متعارف کروائے۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ نہیں زیارتوال آپ کا جو (ب) ہے اُس میں تو نہیں لکھا ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ مالداروں میں نئی نسل کی انواع متعارف نہ کرانے کی حکومتی غفلت کی وجہ سے مالدارائی اور صوبے کی آمدنی میں اضافہ کرانے سے محروم ہے۔ یہ اُس کا جواب پڑھ رہے تھے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جی۔

جناب اسپیکر۔ تو اسمیں کہاں لکھا ہے کہ ضلع وار تفصیل دی جائے؟

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جی؟

جناب اسپیکر۔ اسمیں ضلعوں کا تو کوئی ذکر نہیں ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اس میں ضلعوں کا ذکر نہیں ہے ضلعوں کا ذکر اس میں آ جائے گا جناب اُوپر اگر آپ دیکھ لیں گے۔ کہ موسیٰ خیل ژوب کی طرح صوبے کے تقریباً تمام اضلاع میں لاکھوں

خاندانوں کا گزر بسر مال مویشی پالنے پر ہے۔

جناب اسپیکر۔ نہیں وہاں پر (الف) میں کیا یہ درست ہے تحصیل ہرنائی ضلع سبی بارکھان موسیٰ خیل اور ژوب کی طرح صوبے کے تقریباً تمام اضلاع میں لاکھوں خاندانوں کا گزر بسر مال مویشی پالنے پر ہے۔ وہ کہتا ہے۔ جی ہاں یہ درست ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ تو جناب اس میں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس ضلع میں انہوں نے کہاں پر یہ دیا ہے متعارف کرا رہے ہیں۔ یا جناب یہ کر رہے ہیں تو اس طریقے سے انہوں نے لکھا ہے۔

جناب اسپیکر۔ نہیں (الف) میں جو آپ نے پوچھا ہے اُس نے کہا ہے ٹھیک ہے اتفاق کیا ہوا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جی۔

جناب اسپیکر۔ (ب) میں آپ نے وہ پوچھا نہیں ہے۔ جی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ ایک سپلیمنٹری جناب آپ کی اجازت سے۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔۔ جناب اسپیکر ایک ضمنی یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ مقامی بھیڑوں کو بلوچی اور رخشانی نسل سے کراس کرایا جا رہا ہے۔ جناب اسپیکر ہمارے صوبے میں سب سے بہترین نسل بیروخ نسل کا ہے جو کہ کوہلو بارکھان اور موسیٰ خیل میں یہ بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔ ان سے کیوں کراس نہیں کرایا جاتا اس کی کیا وجوہات ہیں؟ جبکہ بہترین اعلیٰ نسل یہی ہے۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ اس میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ بلوچی اور رخشانی۔ قراقل نسل کی جو بھیڑیں ہیں انکو۔۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ اسمیں لکھا ہوا ہے کہ مقامی بھیڑوں بریکٹ میں لکھا ہے بلوچی اور رخشانی نسل سے کراس کیا جا رہا ہے۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ قراقل نسل جو ہے اس کو بلوچی اور رخشانی میں کراس کیا جا رہا ہے۔ بلوچی اور رخشانی وہ بھیڑیں ہیں جو کہ یہاں کے لوکل ہیں قراقل وہ نسل ہے جو افغانستان سے منگوائی ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ نہیں یہاں کی لوکل بیروخ نسل کی اعلیٰ نسل ہے اعلیٰ کوالٹی ہے۔ جوکہ کوہلو بارکھان اور موسیٰ خیل میں پالے جاتے ہیں۔ اس نسل سے کیوں کراس نہیں کرایا جاتا۔ وجہ کیا ہے؟

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ اس میں قراقل کی جو نسل ہے وہ قدامت میں بہت بڑی ہے۔ اور افغانستان میں پائی جاتی ہے۔ اس کو یہاں کے بلوچی اور رخشانی سے کراس کیا جاتا ہے ہمارا ایک ریسرچ سنٹر ہے۔ اس میں بلوچی اور رخشانی ہماری اپنی لوکل بھیڑیں ہیں اس کو قراقل بھیڑوں سے کراس کرارہے ہیں اور اس سے ابھی تک F-2 آیا ہوا ہے F-3 جب آئیگا تو اس کی گوشت بہت اچھی ہو جاتی ہے۔ اور اس کے گوشت کا ٹیسٹ بھی بہت بہتر ہے اس لئے اس کو مقامی بھیڑوں سے کراس کرارہے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ پہلے جو جواب دیا تھا اس جواب میں اور اس جواب میں فرق ہے۔

جناب اسپیکر۔ کیا فرق ہے؟

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ پورا پیراگراف اس میں نہیں ہے جناب۔ ب (۱) اور ب (۲) میں لکھا ہوا ہے۔ کہ صوبے بھر میں مصنوعی تخم ریزی کے ۵۴ آرٹیفیشل انسیمینیشن سنٹر کے ذریعے افزائش کی ترقی کیلئے نئے (Proven Bulls) کے امپورٹڈ ٹیکہ جات (بین دوڈ، رینگر مارشل، بلیو کنٹرول اور جنل، اویسز ڈیون، جیفسی) یہ جو سارا ب (۲) لکھا ہوا ہے۔ یہاں تو میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ کے پاس نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال۔ نہیں ہے میرے پاس۔ یہ جو جواب لکھا گیا ہے۔ جہاں سے سردار اعظم پڑھ رہا تھا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ یہ میرا والا لے لیں اس میں سب کچھ ہے۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال۔ جناب اسپیکر آپ کے پاس کونسا والا ہے۔

جناب اسپیکر۔ میرے پاس سردار اعظم والا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ مجھے جو دیا گیا ہے اس میں یہ نہیں ہے۔ جناب پتہ نہیں پرنٹ کی غلطی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر۔ یہ صحیح ہے زیارتوال اگلا سوال کریں۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال۔ سوال نمبر 1120

کیا وزیر امور پروش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے۔ کہ

(الف) تحصیل ہرنائی ضلع سبی، بارکھان، موسیٰ خیل اور ژوب کے اضلاع میں قائم بالترتیب ویٹرنری ہسپتال اور عارضی (آرٹیفیشل سینٹرز ضلع وار تعداد کس قدر ہے۔

(ب) صوبہ میں آرٹیفیشل سینٹروں نے ذرائع افزائش نسل کی پراگرس نیز کن کن ممالک کی کن کن انواع کی نسلیں متعارف کروائی گئی ہیں۔ اور کن کن ممالک کی کون کونسی انواع کیلئے صوبہ کی آب و ہوا موزوں ہے ضلع وار تفصیل دی جائے؟

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔

(الف)

ضلع	ویٹرنری ہسپتال	ویٹرنری ڈسپنسری	آرٹیفیشل انسیمینیشن سینٹر
تحصیل ہرنائی ضلع سبی	۱	۴	-
سبی	۳	۲۳	۱
بارکھان	۳	۲۳	۱
موسیٰ خیل	۲	۵۰	۱
ژوب	۴	۵۸	۱

ب) صوبہ بھر میں ۵۴ آرٹیفیشل انسیمینیشن سینٹرز (مصنوعی تخم ریزی کے مراکز) نے افزائش نسل کے ترقی کیلئے ڈنمارک کی فریزین، امریکن فریزین کی نسل کو دودھ کی پیداوار بڑھانے کیلئے صوبہ میں متعارف کرایا ہے۔ اس کے علاوہ انہی جانوروں کے سیمن سے کراس بریڈنگ کرا کے مقامی جانوروں کی صلاحیتوں میں اضافہ کیا گیا ہے سال ۰۵-۲۰۰۴ کے دوران ۲۷۹۳۹ جانوروں کو مصنوعی تخم ریزی سے ٹیکہ جات لگائے گئے۔ اس کے علاوہ ۲۳۶۳۵ سیمن ڈوزز بھی مقامی طور پر تیار کی گئیں۔ آرٹیفیشل انسیمینیشن پروجیکٹ کے تحت بیرونی ممالک کی بہترین دودھ دینے والی نسل (بین وو ڈ رینگر، مارشل، بلیو، کنٹرول،

اور جنرل اوسیز، ڈیون، جنیسی) کے ۱۸۰۰ مصنوعی تخم ریزی کے ٹیکہ جات بھی درآمد کیے گئے ہیں۔ جس سے مقامی مویشیوں میں دودھ کی صلاحیت کو بڑھایا گیا ہے۔ صوبے کی آب وہوا کی موزنیت کے لحاظ سے ابھی تک ڈنمارک اور امریکہ کی نسل فریزین صرف ٹھنڈے اضلاع میں متعارف کرائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ گوشت کی پیداوار کیلئے آسٹریلین ڈراوٹ ماسٹر نسل کو بھی متعارف کرایا گیا اور مقامی نسل بھاگ ناڑی اور آسٹریلین نسل ڈراوٹ ماسٹر کے کراس سے ایک نئی بریڈ وجود میں لائی گئی جس کا نام بلوچستان ناڑی ماسٹر رکھا گیا ہے۔ اب اس کے بچھڑے مالداروں میں تقسیم کیے جا رہے ہیں تاکہ یہ نسل فروغ پائے اور مالدار اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اس میں پہلی بات یہ ہے کہ سوال میں رحمت علی صاحب اور سردار اعظم صاحب نے کہا تھا۔ اس کے جواب میں انہوں نے لکھا تھا۔ کہ ایک عدد ویٹرنری ہسپتال۔

جناب اسپیکر۔ جی

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ سوال نمبر 523 کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ ضلع موسیٰ خیل میں امور حیوانات کا ایک عدد ویٹرنری ہسپتال۔ پھر وزیر موصوف صاحب نے اس کو ٹھیک کرتے ہوئے دو عدد لکھا ویٹرنری ہسپتال اور اس کے بعد پھر انہوں نے اٹھارہ کے ہندسے کو درست کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پچاس ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔ مجھے جو جواب دیا گیا ہے۔ جناب اس میں لکھا گیا ہے کہ موسیٰ خیل میں ایک ویٹرنری ہسپتال اور 66 ویٹرنری ڈسپنسریاں لکھی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر۔ نہیں موسیٰ خیل میں 66 نہیں ہے۔ پچاس ہے

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ یہاں پر تو 18 ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں اور ایک ویٹرنری ہسپتال۔ سوال نمبر 523

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ وزیر موصوف صاحب نے اس کی اصلاح کروادی ہے۔ تو جناب یہاں پھر وہ بات آ گئی ہے۔ تحصیل ہرنائی ضلع سبی، بارکھان، موسیٰ خیل اور ژوب کے اضلاع میں قائم بالترتیب ویٹرنری ہسپتال اور عارضی (آرٹیفیشل سینٹرز ضلع وار تعداد کس قدر ہے۔ پھر (ب) میں جناب صوبہ میں آرٹیفیشل سینٹروں نے ذرائع افزائش نسل کی پراگرس نیز کن کن ممالک کی کن کن انواع کی نسلیں متعارف

کروائی گئی ہیں۔ اور کن کن ممالک کی کون کونسی انواع کیلئے صوبہ کی آب وہوا موزوں ہے ضلع وار تفصیل دی جائے؟ جواب میں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی بزنجو صاحب۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ جو نسلیں ہیں ڈنمارک اور امریکن فریزین۔ یہ پورے بلوچستان کے ہر ضلع میں تخم ریزی کی جارہی ہے آرٹیفیشل انسیمینیشن کے ذریعے۔ ضروری نہیں کہ اس کو ڈسٹرکٹ وائز دیا جائے۔ اور ہماری ایک ریسرچ سینٹر ہے سبی میں وہاں پہ آسٹریلین نسل ڈراوٹ ماسٹر ایک نسل ہے جو گوشت کے پیداوار کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔ اس کو وہاں پہ ناڑی ماسٹر سے تخم ریزی کی گئی ہے۔ اس کی گوشت زیادہ اور اچھی ہے۔ وہ ابھی تک ریسرچ میں ہے تقریباً فائنل اسٹیج میں ہے ابھی ہم مالداروں کو دے دینگے تاکہ اس کی نسل کو مزید بڑھائیں۔

جناب اسپیکر۔ Ok

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ اسپیکر صاحب آپ سمجھے اس کو۔

جناب اسپیکر۔ آپ نہیں سمجھے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ میں تو نہیں سمجھا۔ بلکہ وہ خود بھی نہ سمجھ سکے۔ اس کو بھی پتہ نہیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ بزنجو صاحب ضلع وار تفصیل کے بارے میں جو پوچھا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب انہوں نے کہا کہ یہ ضروری نہیں کہ میں ضلعوں کے بارے میں ان کو بتاؤں میں نے جو سوال کیا ہے۔ یہ تو ضروری ہے۔ کہ وہ اس کا جواب دے دیں۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ جناب یہ آرٹیفیشل انسیمینیشن تمام ضلعوں میں کی جارہی ہیں جس میں آسٹریلین اور ڈنمارک سیمن وہاں سے منگواتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ بزنجو صاحب آپ سوال کو سمجھے پہلے آپ اپنا سوال پڑھیں۔ سوال کیا ہے

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ انہوں نے سوال کیا ہے کہ کن کن ممالک کے نسل کو یہاں متعارف کرایا جارہا ہے اور ان کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔ اس میں ڈنمارک اور امریکہ کا سیمن

فریزین کو ہر ضلع میں لوکل گائیوں کیساتھ آرٹیفیشل انسیمیشن کے ساتھ کراس کیا جارہا ہے۔

جناب اسپیکر۔ تفصیل تو آگئی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب میں آپ کو بتاتا ہوں ہرنائی ایک تحصیل ہے۔ ہرنائی تحصیل مالداری کا سب سے بڑا علاقہ ہے جیسا کہ موسیٰ خیل ہے ہرنائی تحصیل میں مجھے چھوٹی سی چیز بھی وہ بتائے میں پوچھتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ ضلع میں تحصیل ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ نہیں ضلع تو سبی میلے کے حوالے سے وہاں پر انہوں نے جو کچھ قائم کیا ہے

جناب اسپیکر۔ آپ نے تو ضلع وار تفصیل مانگا۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ ضلع وار سے معنی یہ ہے کہ جہاں۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ آپ فریش سوال لائیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ میں فریش سوال لے آؤں گا۔ اور لا چکا ہوں بلکہ جمع بھی کرا چکا ہوں۔ بات یہ ہے کہ تحصیل ہرنائی جو کہ ضلع سبی کا حصہ ہے۔ مون سون کے رینج میں ہے۔ اور مالداری کا سب سے بڑا علاقہ ہے۔

جناب اسپیکر۔ وہ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں آپ نے ضلع میں پوچھا ہے ضلع میں تو ہے۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال۔ ضلع تو سبی میلے کے حوالے سے ہے۔

جناب اسپیکر۔ جس حوالے سے بھی ہوں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ میلہ مویشوں کے حوالے سے اگر انہوں نے وہاں پہ کچھ رکھا ہے۔ بات یہ ہے کہ میرا سوال یہ ہے۔ میں ٹائم پاس کرنے کے لئے یہاں نہیں آیا ہوں۔ سوال میرا یہ ہے کہ محکمہ ڈیپارٹمنٹ جو اس صوبے کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ مالداری ہے۔ یہ مانتے ہیں اس کے لئے انہوں نے کیا کیا ہے کچھ بھی نہیں جہاں پہ کام کرنا چاہئے کچھ بھی نہیں ہے میں دوسرا سوال کرتا ہوں کہ پورے ژوب ضلع میں انہوں نے کہاں پر دیا ہے۔ اور تیسرا سوال پوچھتا ہوں کہ انہوں نے موسیٰ خیل میں کیا دیا ہے۔ یہ مالداری کے علاقے ہیں اور چوتھا سوال یہ کروں گا کہ بارکھان میں انہوں نے کیا دیا

ہے کچھ بھی نہیں کہیں پہ بھی نہیں۔ ہاں ضلع سبی کے میلے کے حوالے سے وہاں پر ہے باقی کسی جگہ پہ نہیں ہے

جناب اسپیکر۔ یہ تو پھر الگ مسئلہ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ تمام بلوچستان کے ضلعوں میں ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ میں اس سے ضمنی سوال کرتا ہوں وہ اس کا جواب دے۔ اس کو پتہ ہوگا۔

جناب ہرنائی میں ہے انکو پتہ نہیں ہے ابھی آپ کے سامنے فلور پر ہرنائی میں یہ سینٹر ہے اور ہرنائی میں یہ چیزیں نہیں ہے اس کا تمام سامان گیا ہے تو وزیر موصوف صاحب کیا بتائیں گے اس کی Efficiancy ہے اگر آپکو پتہ نہیں ہے میں آپ کو بتاتا ہوں ہرنائی میں یہ سینٹر ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی بزنجو صاحب۔ ہرنائی میں ہے۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ سر یہاں پر جو سوال دیا ہے سبی میں ایک ہے۔

جناب اسپیکر۔ ہرنائی میں بھی ہے۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ سبی ڈسٹرکٹ میں ہے تو پھر ہرنائی میں کیا ہوگا ایک ہوگا یہ اس طرح موبائل ٹیمیں جاتی ہونگی شاید یہاں پر نہیں دیا ہے کہ آرٹیفیشل انسیمنیشن سینٹر تحصیل ہرنائی میں ہوگی۔ اور دوسرا یہ بار بار کہہ رہا ہے کہ منسٹر کو پتہ نہیں ہے میں یہ سب بتا رہا ہوں پھر بھی پتہ نہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب ابھی مطلب یہ ہے کہ چیز کو Generalize کرنا یہ کسی بھی حوالے سے ٹھیک نہیں ہے یہاں پر جتنی بھی باتیں کی گئی ہے Generalize ہے اتنی دوا دیے گئے ہیں کتنی مالیت کی ہے مجھے بتائے منسٹر ہے ڈیپارٹمنٹ ہے انہوں نے لکھا ہے جناب 05-2004 کے دوران 27929 جانوروں کو مصنوعی تخم ریزی سے ٹیکہ جات لگائے ہیں کتنی مالیت کی ہے جناب یہ تو اس سے Realated ہے پانچوں سوال تو ان سے آخرت میں پوچھیں گے اس دنیا میں تو جواب نہیں دیا ہے

جناب اسپیکر۔ جب انجکشن لگائے ہیں قیمت کا آپ کیا اندازہ لگاتے ہیں کہ کتنی مالیت کی ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ نہیں لگایا تو نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ پیسے کہاں گئے کدھر ہے کہاں ہے کہاں نہیں ہے لگائے یا نہیں لگائے کوئی جانتا نہیں ہے اس سے کوئی پوچھتا بھی نہیں ہے یہ ڈیپارٹمنٹس ہیں خدا ان کا آخرت میں پوچھ گچھ کریگا باقی کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ بزنجو صاحب آپ اس کو پھر ذرا ٹھیک کرے یہ جو نشاندہی کر رہا ہے ہر نائی میں جو بہتر ہے یا جو آپ نے لگایا ہے جو قیمت اس کو ذرا آپ اپنے محکمے کا میٹنگ Call کر کے اور خود چیک کرے چونکہ ذمہ داری آپ کی ہے اور یہ جو اس کا اچھائی ہو برائی ہو وہ آپ کے کھاتے میں جائیگا لہذا آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو تھوڑا۔۔۔۔۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ سر ٹھنڈے اضلاع کی بات کی گئی ہے میرا تعلق زیارت سے ہے زیارت میں وہ بتائے کہ انہوں نے کیا دیا ہے نئی نسل جو ہے کنیڈین اور امریکن۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ یہ جتنے بھی آپ نے بحث کی اس کو سب۔۔۔۔۔۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ کنیڈین اور امریکن نسل کی بات انہوں نے کی ہے یہ ٹھنڈے علاقوں میں ہم نے Provide کی ہے میں زیارت کا رہنے والا ہوں مجھے بتائے کہ زیارت میں انہوں نے کہاں دیا ہے۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور حیوانات)۔ وہاں پر سر ہم نے سیمن Provide کی ہے نسل Provide نہیں کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں بزنجو صاحب جو بھی سوال جب اسمبلی کی طرف سے آئیگا تو صرف Print کو پڑھ کے نہیں پہلے اپنے ڈیپارٹمنٹ سے وہ تمام معلومات اکٹھا کیا کریں کہ یہاں پر جو لکھا ہے اس کے بارے میں Briefing آپ لیا کریں۔ اگلا سوال نچکول علی صاحب۔

نچکول علی ایڈووکیٹ (اپوزیشن لیڈر)۔ گیلو صاحب کراچی گئے ہوئے ہیں مجھے اس نے فون کیا کہ میرا ایک آدمی جل گیا ہے میں اس کے علاج کے لئے گیا ہوں اسکو موخر کیا جائے اس کے آمد تک میرے جو سوال ہیں۔

جناب اسپیکر۔ سوال نمبر 537۔

عبدالمجید اچکزئی۔ جناب اسپیکر۔ یہ سوالات جو میل ہوئے ہیں انمیں گوادر کے متعلق جو میرا سوال ہے اس میں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ کا کونسا سوال تھا۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ میں آپ کو بتاتا ہوں سوال نمبر۔1047

جناب اسپیکر۔1047 تو رمضان کے اجلاس میں آیا تھا اور اس پر ایک گھنٹہ بحث بھی مکمل ہوئی تھی۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ ابھی جو ہمیں گھر پر ملا ہے اس میں ہے یہ گوادر کے حوالے سے ہیں کہ گوادر میں۔

جناب اسپیکر نہیں وہ غلطی سے آیا ہے اس میں ایک گھنٹہ بحث ہوا تھا جو آپکا سوال تھا یہاں پر ہم نے بحث کے لئے منظور کیا تھا اس پر باقاعدہ بحث ہوئی تھی اس پر تمام چیزیں مکمل ہوئی۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر نہیں ابھی تو ہمیں جواب ملا ہے اس میں ہمیں جواب بھی ملا ہے اسکا۔

جناب اسپیکر۔ خیر پہلے اس کو نمٹاتے ہیں پھر آپ کے اس پر بات کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب دونوں سوال آپ کے موخر کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جی ہاں۔

جناب اسپیکر۔ سوال نمبر 537 سوال نمبر 543 آئندہ اجلاس کے لئے موخر کرتے ہیں۔ جی مجید اچکزئی صاحب آپ Next question۔

جناب کچکول علی ایڈووکیٹ۔ ☆537 مورخہ 21 مارچ 2005ء کو موخر شدہ۔

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کسی بھی پرائیویٹ زمین/جائیداد کو دفاع پاکستان، عوامی مقاصد اور بیرونی سفارتی عملہ کیلئے اپنی تحویل میں لی سکتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے نجی اراضی/جائیداد کو تحویل میں لینے کے بعد اس کا مناسب اور مارکیٹ ریٹ کے مطابق ادائیگی کرنا قانونی طور پر ضروری ہے؟

(ج) اگر جزو (الف وب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے سنگھار ہاوسنگ اسکیم گوادر کو بلاوجہ بتلائے ایک عام نوٹیفکیشن کے تحت اپنی تحویل میں لے لیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس غیر قانونی اقدام کی کیا وجوہات ہے تفصیل دی جائے؟

وزیر مال۔

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت کسی بھی زمین/جائیداد کو عوامی مقاصد کے تحت حاصل اور منتقل کر سکتی ہے

۔اس سلسلے میں بلوچستان لینڈ ایکویزیشن ایکٹ 1894 کے تحت کارروائی کی جاتی ہے اس قسم کارروائی کا آغاز ایک اعلامیہ کے اجراء کے تحت ہوتا ہے جو افسر مجاز کو اختیار دیتا ہے کہ زمین ہذا پر داخل ہو اور اس کے عوامی مقاصد کے تحت حصول کا جائزہ لیں اور قانون کے تقاضوں کے تحت کارروائی کریں۔

(ب) مذکورہ قانون کے دفعہ گیارہ (11) کے تحت ضلعی کلکٹر معاوضے کا اعلامیہ جاری کرتا ہے۔

(ج) جہاں تک سنگھار ہاؤسنگ اسکیم کا تعلق ہے کوہ باطل پر ایک ہزار ایکڑ اراضی ہاؤسنگ اسکیم کے تحت محکمہ لوکل گورنمنٹ کو الاٹ کی گئی تھی یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ گوادر کو منظم طریقے سے Deep Sea Port اور وسطی ایشاء اور اندورن ملک تجارتی رابطے کی حیثیت سے ترقی دینے کے لئے ایک جامع منصوبے کی روشنی میں ایک جدید شہر کی حیثیت سے ابھارنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ علاقہ اور صوبہ بلوچستان ترقی کی رفتار میں کسی سے پیچھے نہ رہے اور مقامی آبادی کو مناسب سہولیات پہنچائی جائے۔انہی اعتراض و مقاصد کو سامنے رکھ کر گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی، محکمہ قانون اور محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے تعاون سے مناسب قوانین مرتب کر رہا ہے جو مناسب وقت پر اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے گا ۔اس کے پہلے مرحلے میں کوہ باطل پر واقع تین ہزار ایکڑ اراضی تجارتی اور تفریحی زون کے طور پر وفاقی محکموں بشمول لوکل گورنمنٹ سے حاصل کی گئی ہے۔ جہاں تک سنگھار ہاؤسنگ اسکیم یا کسی اور ادارے کے Alloiee کا تعلق ہے ادارہ مناسب معاوضہ دینے کا ذمہ دار ہے۔

<u>جناب کچکول علی ایڈووکیٹ</u>۔☆543

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سنگھار ہاؤسنگ اسکیم میں 10 اور 30 ایکڑ اراضی پر مشتمل دو مختلف پلاٹ الاٹ کیے گئے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ بھی درست ہے کہ تقریباً ایک ہی جگہ پر واقع بالترتیب 10 ایکڑ اراضی صرف 17 روپے فی مربع فٹ الاٹ کی گئی اگر جواب اثبات میں تو اب دونوں پلاٹوں کی قیمتوں میں اتنے بڑے فرق اور زمین کی قیمت کی ادائیگی سے پہلے اس زمین پر تعمیرات شروع کرنیکی کیا وجوہات ہے تفصیل دی جائے؟

وزیر مال۔

یہ درست نہیں ہے کہ محکمہ مال نے سنگھار ہاؤسنگ سکیم میں 10 اور 30 ایکڑ رقبہ پر مشتمل دو مختلف پلاٹ قیمت ہائے پر الاٹ کئے ہیں۔

البتہ 10 اور 20 ایکڑ رقبہ پر مشتمل دو پلاٹ ہائے با اخذ قیمت 15 روپے فی مربع فٹ کے حساب سے بحق پاکستان سروسز لمیٹڈ کے الاٹ ہوئے ہیں جن کی قیمت میں کوئی فرق نہیں ہے دونوں پلاٹ ہائے بعوض 15 روپے فی مربع فٹ کے الاٹ کئے گئے ہیں۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ تو اس کے حوالے سے جو آپ کو بتایا کہ Question nd 047 جو ہمیں گھر پر کاپی ملی ہے اس میں ہے اور جواب بھی اس میں ملا ہوا ہے مگر یہاں ٹیبل پر یہ سوال اس سے نکالا گیا ہے۔

جناب اسپیکر۔ گیلو صاحب نے کل ٹیلی فون کیا تھا کہ میں گیا ہوا اسلام آباد اور اسی سوالات کی وجہ سے گئے ہوئے۔

جناب اسپیکر۔ لیکن Question میں آپکی معلومات کے 1047 کی بات آپ کر رہے ہیں اس پر بحث ہوئی تھی اور اس پر بحث مکمل ہوئی تھی آپ نہیں تھے آپ غیر حاضر تھے۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ نہیں جناب اسپیکر اس کے بارے میں یہ پرسوں کے اجلاس میں رکھ دیں اس سوال کو۔

جناب اسپیکر۔ نہیں اس پر بحث مکمل ہوئی آپ نہیں تھے۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ نہیں جناب اسپیکر اگر آپ کو یاد ہوگا جانے سے پہلے میں نے آپ کو کہا تھا کہ ہم باہر جا رہے ہیں آپ نے کہا کہ آئندہ اجلاس میں اسکو رکھ لیں گے۔

جناب اسپیکر۔ No۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر صاحب اس میں تین سال سے Q.D.A کے حوالے سے گوادر کے حوالے سے ۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ اسی لئے تو آج تک اسمبلی میں پہلا سوال یہ تھا کہ اس پر ایک گھنٹہ بحث ہوا تھا تین سال میں پہلا آپ کا سوال ہے جس پر ہم نے رولز کے مطابق ایک گھنٹہ ہاؤس میں پیش کیا اور اس پر تمام

ساتھیوں نے بحث کی چونکہ آپ نہیں تھے اگر آپ ہوتے تو آپ مزید دفاع کر سکتے تھے۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر اسکے بارے میں تین سال سے اس اسمبلی میں بھی اس پورے ملک میں گوادر ایک ایشو بنا ہوا ہے اور ٹھیک ہے میں نہیں تھا آپ صحیح کہہ رہے ہیں کہ ایک گھنٹہ اس پر بحث ہوئی اس میں جناب اسپیکر انہوں نے جواب دیا ہے اور جواب بھی غلط دیا ہے گوادر کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے چار پلاٹ الاٹ کیے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جو پوائنٹ آپ آوٹ کر رہے ہیں اس پر بحث ہو گئی ہے۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ آپ میری Request ہے کہ گیلو صاحب پرسوں آ رہے ہیں پرسوں کے اجلاس میں یہ سوال رکھے اس میں۔۔۔

جناب اسپیکر۔ اس پر میں کہتا ہوں بحث مکمل ہوئی اس پر ہم نے فیصلہ دیدیا۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ کوئی کمیٹی وغیرہ تو نہیں بنائی ہے اس کے اوپر۔

جناب اسپیکر۔ فی الحال آپ اگلا سوال جو بھی آپ کا آ رہا ہے۔

عبدالمجید خان اچکزئی سوال نمبر 1054۔

جناب اسپیکر سوال نمبر 1054 اس کو موخر کر دیں۔ کیونکہ گیلو صاحب نہیں ہے۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ پرسوں کے اجلاس کے لئے نہیں اس سوال کا کیا ہوگا 1047 کا۔

جناب اسپیکر۔ وہ سوال ہم نے نمٹایا ہے۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ اچھا جناب اسپیکر یہ سوال تو آیا ہے گوادر کے متعلق ہمارے اور بھی سوال جمع ہیں۔ اسکولا ئے اسکے ساتھ اس کو ملا دے وہ گوادر کے الاٹمنٹ کے بارے میں بے قاعدگیاں ہوئی ہیں

جناب اسپیکر۔ اس کو لا ئینگے۔ سوال نمبر 1054 کو اگلے اجلاس کے لئے موخر کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جان محمد بلیدی صاحب اپنا سوال پکاریں۔

جان محمد بلیدی۔ سوال نمبر 654

کیا وزیر ماہی گیری ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماہی گیری زرمبادلہ کا ایک بنیادی اور بہترین ذریعہ ہونیکی بناء اس سے

صوبے کو سالانہ کروڑوں روپے کی آمدنی ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے غیر قانونی شکار روکنے کیلئے محکمہ فشریز کو چھ 6 بوٹ دے رکھے ہیں؟

(ج) اگر جزو (الف وب) کا جواب اثبات میں تو کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کی جانب سے مذکورہ بوٹ بروقت آن گراؤنڈ نہ کرنے کی بناء پر سندھ کے بڑے بڑے ٹرالروں کو صوبہ کی سمندری حدود میں غیر قانونی شکار کے مواقع حاصل ہوتے ہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ماہی گیری۔

(الف) جی ہاں ماہی گیری کا شعبہ ایک مفید اور بہترین ذریعہ آمدن ہے اس شعبہ سے ملک اور صوبہ کو سالانہ چار ارب روپے کا زرمبادلہ حاصل ہو رہا ہے۔

(ب) جی ہاں محکمہ ماہی گیری کے پاس اس وقت کل چھ پٹرولنگ بوٹ جنہیں سال 89-1987 میں خریدے گئے تھے موجود ہیں جن کی مرمت محکمہ خزانہ سے فنڈز نہ ملنے کی وجہ سے عرصہ دراز سے نہیں ہوئی تھی اور اب یہ بوٹ زیر مرمت ہیں۔

(ج) جیسے کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ مذکورہ بوٹ کی مرمت محکمہ خزانہ سے فنڈز کی غیر دستیابی کی وجہ سے نہیں ہوئی اب اس سلسلے میں فنڈز مہیا کرنے پر محکمہ فشریز ان کشتیوں کی مرمت کا کام کروا رہا ہے جن میں سے دو بوٹ تقریباً تیار ہیں چونکہ کنٹریکٹر کے Slow work کی وجہ سے تمام (چھ) بوٹوں کی مرمت کا کام معینہ مدت میں مکمل نہیں ہو سکا، جس کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے مطلوبہ ٹھیکے کو منسوخ کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں اور بقیہ چار بوٹس کی مرمت کے کام کا دوبارہ ٹینڈر کیا جائے گا۔

جناب اسپیکر۔ جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے جان محمد صاحب۔

جان محمد بلیدی۔ جی سر اس میں ضمنی ایک دو بنتے ہیں چھوٹے سے اس میں سر ایک تو یہ پوچھنا تھا منسٹر صاحب سے کہ جو بوٹ ہے اس وقت وہ کہہ رہے ہیں چھ ہیں اور چھ کے چھ ناکارہ ہیں یہ کب سے ناکارہ ہیں۔

اصغر علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ یہ سوال اسکا پرانا ہے مارچ کا ہے اس وقت جو ہم نے جواب دیا تھا اس وقت چھ بوٹس تھے ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں چھ کے چھ ہم نے مرمت کرنے کے لئے دیئے جب ٹھیکدار نے غفلت کیا کام اس کا سست تھا اس نے زیادہ سے زیادہ اپنے مقررہ وقت میں اس نے دو بوٹ بنا لئے بقایا ہم نے کام سست ہونے کی وجہ سے کینسل کر دیا پھر دوسرے بار تیسرے بار تقریباً تین بار ہم نے ان کو ٹینڈر کیا ان کو لینے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے۔ ابھی ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ جو بقایا چار بوٹ ہیں ان کی مرمت نہیں ہو سکا ان کو Auction کر رہے ہیں دو تیار ہیں ان کے ذریعے Petrolling کر رہے ہیں۔

جان محمد بلیدی۔ جناب اسپیکر میں نے یہ پوچھا کہ کب سے یہ On ground ہے۔

اصغر علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ مارچ کے بعد ان کو ہم نے Repair کرنے کے لیے دیا تھا۔

جناب اسپیکر۔ یہ کب سے خراب تھے۔

اصغر علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ یہ تقریباً مارچ سے۔

جناب اسپیکر۔ مارچ میں تو آپ نے Repair کے لیے دیدیا لیکن کب سے خراب تھے۔

اصغر علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ یہ مارچ سے کم از کم دو تین مہینے پہلے۔

جان محمد بلیدی۔ جناب اسپیکر ایک مزید گزارش دیکھیے یہ خود بتایا گیا کہ ماہی گیری کے شعبے سے سالانہ کوئی چار ارب کی اس کا آمدن ہوتا ہے زرمبادلہ کے حوالے سے ابھی سر جس سے چار ارب روپے کا زرمبادلہ ملتا ہے اور اس میں آپ دیکھیے کہ چھ بوٹس ہے جب کہ لوگوں کے ہزاروں ہیں وہ مرمت ہوتے ہیں وہ فوری طور پر ان کو قابل عمل بنایا جاسکتا ہے لیکن یہاں آیا کوئی دانستہ وہ نہیں ہے۔

اصغر علی رند (وزیر ماہی گیری)۔ لوگوں کے جو بوٹ ہوتے ہیں وہ ذاتی بوٹ ہوتے ہیں اور انکا اپنا طریقہ ہے یہاں محکمہ کا طریقہ کار ہوتا ہے پہلے انکا منظوری لینا پڑتا ہے پھر اخبار میں دیتا ہے قانونی طریقے سے ٹھیکدار آتے ہیں وہ جو قانونی Procedure ہوتا ہے ان کو پورا کرتے ہیں پھر ہم ہزار میں تو نہیں دے سکتے ہیں یہ بوٹ ہے ان کو ایک دن کے لئے بناو یا دو دن کے لئے ہم نے اخبار میں دیا ہے ہمارے پاس ریکارڈ موجود ہے تین دفعہ ہم نے اخبار میں دیا لینے کے لئے کوئی تیار نہیں تھا اگر آپ کے پاس بندہ